السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل بعض مسلمان عورتیں ذرا تنگ اور مختصر لباس پہنے ہوئے دیکھی جاتی ہیں۔ ان کا یہ لباس شریعت کی نظر میں حرام ہے یا حلال؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حد درجہ افسوس کی بات ہے کہ آج کل لوگ اس قسم کا سوال بھی کرنے لگے ہیں جس کا جواب روزروشن کی طرح عیاں ہے۔ حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے یہ تو شریعت نے بالکل واضح کردیا ہے۔ حلال وحرام کے درمیان بہت ساری ایسی باتیں ہیں جو متشبہ یعنی مبہم ہیں اور واضح نہیں ہیں جیسا کہ حدیث میں ہے:

"الحَلَالَ بَيِّنٌ، وَإِنَّ الحَرَامَ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ" (بخاری و مسلم)

''حلال واضح ہے اور حرام واضح ہے۔ ان کے درمیان کچھ مبہم باتیں ہیں جنھیں بہت سارے لوگ نہیں جانتے''

ہونا تو یہ چاہیے کہ ان مبہم اور غیر ضروری چیزوں کے بارے میں سوال ہو۔ لیکن ایسی چیز کے بارے میں سوال کرنا، جس کا حرام ہونا بالکل واضح ہے۔ یقیناً باعث افسوس ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ عورتوں کےلیے اس قسم کا تنگ اور مختصر لباس پہن کر لوگوں کے سامنے آنا شریعت کی نظر میں بالکل حرام ہے۔

شریعت نے عورتوں کےلیے جو لباس جائز کیا ہے اس میں درج ذیل صفات ہونی چاہئیں:

1۔ وہ لباس جسم کے سارے حصے کو ڈھانکنے والا ہو سوائے اس حصے کے جس کی اللہ نے اجازت دی ہے یعنی چہرہ اور ہتھیلیاں۔

2۔ کپڑا اتنا باریک نہ ہو کہ جسم جھلکنے لگے کیوں کہ ایسا لباس ساتر نہیں ہوتا۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی لباس کے بارے میں فرمایا ہے کہ بعض جہنمی عورتیں ایسی ہوں گی جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوتی ہیں۔ (4) یعنی ان کا لباس اتنا باریک ہوتا ہے کہ سارا جسم جھلکتا ہے۔

3۔ لباس اتنا تنگ نہ ہو کہ جسم کے نشیب وفراز نمایاں ہوں۔

4۔ ایسا لباس نہ ہو جو صرف مردوں کےلیے مخصوص ہو۔ یعنی جس لباس کو عرف عام میں مردوں کا لباس کہا جاتا ہو۔ کیوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے، جو مردوں سے مشابہت اختیار کرتی ہیں۔ عورتوں کا مردوں سے مشابہت اختیار کرنا درحقیقت اس فطرت سے بغاوت ہے، جس پر اللہ نے عورتوں کو پیدا کیا ہے۔

اسی طرح مردوں کا عورتوں سے مشابہت اختیار کرنا بھی باعث لعنت ہے۔

یہ وہ اوصاف ہیں جو عورتوں کے شرعی لباس میں ہونے چاہئیں۔ ان میں سے اگر ایک وصف بھی کسی لباس میں مفقود ہو تو وہ لباس شریعت کی نظر میں جائز نہیں ہے۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ فیشن کے چکر میں آکر عورتوں نے اللہ کے احکام کو فراموش کردیا ہے۔ مرد حضرات بھی اتنے کم زور پڑگئے ہیں کہ اپنی عورتوں کو شریعت کی حدود میں نہیں رکھ پا رہے ہیں۔ اللہ تعالی نے انہیں "الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ" عورتوں کے کارجن کی حیثیت عطا کی ہے۔ مردوں کو چاہیے کہ خواب غفلت سے بیدار ہوں اور اپنی حیثیت کا استعمال کرتے ہوئے دورجدید کے اس فتنے کا مردانہ وار مقابلہ کریں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ یوسف القرضاوی

عورت اور خاندانی مسائل، جلد:1، صفحہ:236

محدث فتویٰ